روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۹۲ | جمعرات - ۲۵ رجب - ۱۴۱۵ھ ' ۲۹ - فتح ۷۳ ۱۳ ہش ۲۹ - دسمبر ۱۹۹۴ء

غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں

نماز اور دعا میں جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قلوب میں عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کر رہے ہیں جو ہزارہا آدمی کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی کشش ہے۔ ان لوگوں کی علمیّت اور حکمت۔ دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔ مثنوی میں ایک قِصّہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولت مند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی۔ وہ کہیں جانے لگا تو اس نے گدھے پر بورے میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی ہی ریت ڈال دی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے' بھوک کا مارا ہوا۔ سر پر پگڑی نہیں۔ اس نے اُس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دونوں طرف ڈالا۔ اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتتا۔ تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ میں تجھ بد بخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا۔

انسان کو چاہیئے جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے۔ اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہو گا تو میزبان خود اسے بلا کر جگہ دے گا اور اس کی عزّت کریگا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۷)

خندہ پیشانی کا رواج ڈالنے سے ہر گھر جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خندہ پیشانی سے یہ دنیا جنت بن جاتی ہے۔ اور یہ وہ پہلو ہے جس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ معمولی نہ سمجھو سے یہ مراد نہیں کہ کر لیا کرو کوئی بات نہیں۔ واقعۃً بہت بڑی چیز ہے۔ بعض دفعہ معمولی نہ سمجھو سے یہ بات مراد ہوتی ہے' بہت بڑی طاقت ہے اس میں۔ اور خندہ پیشانی کا اگر ہم رواج اپنی جماعت میں ڈالیں اور یہ رواج گھروں سے چلنا چاہئے' بیویاں اپنے خاوندوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ خاوند اپنی بیویوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ بہنیں بھائیوں سے بھائی بہنوں سے اور بڑے چھوٹوں سے بھی' صرف چھوٹوں کو ہی تلقین نہ کریں چھوٹوں سے بھی عزت اور احترام سے ملیں اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ تو ہر گھر ایک جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور یہ گھروں کی جنت پھیلے گی اور معاشرے میں داخل ہو گی۔ اسی سے شہر سدھریں گے اسی سے ملکوں میں تبدیلی آئے گی۔ یہی وہ طاقت جس نے تمام دنیا میں کایا پلٹ دینی ہے۔ انقلاب برپا کر دینا ہے۔ پس احمدیوں کو جو

باقی صفحہ ۷ پر

فہرست جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۶- دسمبر ۹۴ء کو درج ذیل جنازے پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم قاضی منیر احمد صاحب بھٹی ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب ایڈ نگ جماعت کے ممبر تھے۔ عمر ۴۷ سال تھی۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ عبد الحق ملک صاحب کینیڈا موصیہ تھیں اور ان کی ربوہ میں تدفین کی گئی۔

نکاح

○ مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی مانچسٹر (انگلستان) حال ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب بیت الفرید دار العلوم غربی کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے ہمراہ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نائلہ نزہت صاحبہ بنت مکرم ملک محمد اسلم صاحب دار العلوم غربی ربوہ مورخہ ۲۳- دسمبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ اور حق مہر چالیس ہزار روپے مقرر ہوا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر دو فریقین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم محمد شفیق صاحب (الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ربوہ) کی اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ ۲۱- دسمبر شام ۶ بجے اچانک وفات پا گئیں۔ اگلے دن نماز جنازہ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے بیت المہدی گول بازار میں ظہر کے بعد پڑھایا اور تدفین کے بعد اجتماعی دعا مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے کروائی۔ ان کے ایک داماد مکرم محمد الیاس صاحب منیر (سابق اسیر راہ مولا) حال جرمنی اور ایک بیٹے مکرم شاہد محمود صاحب Phd حال سویڈن جنازہ میں شامل نہ ہو سکے اللہ تعالیٰ ان کا پردیس میں حافظ و ناصر ہو اور موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

ظلم کو ترک کرو۔ خیانت۔ حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ - فتح - ۱۳۷۳ ھش ۲۹ - دسمبر ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ کے لئے خالص ہو جائیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا- اور پھر وہ نامراد رہا- خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے- جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی- اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے"-

ہر انسان کی یہ خواہش ہے کہ اس کی مرادیں پوری ہوں اور وہ کبھی نامراد نہ ہو- حقیقت یہ ہے کہ ہم اکثر دعا یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مراد پوری کرے-

اور یہ بات بھی انسانی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنے ماحول پر نگاہ ڈال کر دیکھتا ہے کہ کس بات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے- اگرچہ لوگ خود بھی تجربہ کر کے نتائج سے آگاہ ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر ہم دوسروں کے تجربات ہی سے علم حاصل کرتے ہیں- ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کسی نے کیا کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا- ناکام ہوا تو کیوں ہوا- اور کامیاب ہوا تو کیوں- اور یہ باتیں دیکھ کر ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جس طرح وہ کوئی کامیاب ہوا ہے اسی طرح ہم بھی کامیابی حاصل کریں-

اس ارشاد گرامی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے صرف ایک دو تجربہ کرنے والوں کی بات نہیں کی بلکہ فرمایا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی ایک نظیر بھی نہیں ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا- گویا کہ جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے بار بار یہ تجربہ ہو تا رہا ہے کہ ہر وہ شخص جس کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہے- وہ اپنی مراد ضرور پالیتا ہے- خدا تعالیٰ انسان سے صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کے حضور خالص دل لے کر پیش ہو اور اگر کوئی ایسا کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک جاوے تو اس کی ہر مشکل خود بخود حل ہوتی چلی جاتی ہے-

ایک بات جس کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مراد سے کیا مراد ہے- کیا انسان خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر کے ایسی باتوں کو بھی اپنی مراد بنا سکتا ہے جو غیر فطری ہوں اور جو اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہوں؟ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا- اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ یہاں مراد سے صرف دنیاوی خواہشات ہی لے لی جائیں- اسی لئے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو یہ پسند نہیں ہے کہ انسان اپنی نفسانی خواہش لے کر اس کے پاس آئے گویا کہ نفسانی خواہش یا نفسانی مراد اور روحانی خواہش یا روحانی مراد میں فرق کرنے کی ضرورت ہے- ہمیں خدا تعالیٰ سے وہی کچھ مانگنا چاہئے جو اس کی سنت کے مطابق ہے اور جس کے دینے کا اس نے ہمیشہ سے وعدہ کیا ہوا ہے- یوں کہہ لیجئے کہ ہماری رضا خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونی چاہئے اور ہماری خواہشات ان حدود سے آگے نہیں بڑھنی چاہئیں جو سنت اللہ قائم کرتی ہے- اگر ہم اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیں- خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنا رہنما بنالیں اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جائیں تو پھر کوئی 'تکلیف' تکلیف نہ رہے- کوئی مشکل 'مشکل نہ رہے' اور یہ ہو اس لئے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہے- ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرتا ہے- اس کی مرادیں سنت اللہ کے مطابق ہو جاتی ہیں اور وہ کبھی نامراد نہیں ہوتا- اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اپنی زندگی کو بامراد بنا سکیں-

---

خدا کی راہ میں جو جان دے دیتے ہیں خوش ہو کر
جنہیں آتا نہیں راہِ وفا میں ڈگمگا جانا
اُنہیں کے نام سے رونق ہے بزمِ آدمیّت میں
اُنہیں سے سیکھتے ہیں لوگ مَر کر زندگی پانا

ابو الاقبال

○

گلۂ جور عبث غیر کا رونا ہے عبث
دل لگایا ہے تو یُوں جان کا رونا ہے عبث

وہ مرے پاس نہ آئے ہیں نہ آئیں گے کبھی
خواب میں آئیں اِس امید پہ سونا ہے عبث

غیر دل میں ہیں ترے مَیں تیرے دل سے باہر
بزم میں اُن کا نہ ہونا میرا ہونا ہے عبث

خون کیسا میری رگ رگ میں تو ہے جوشِ جنوں
کہہ دو فصّاد سے نشتر کا چبھونا ہے عبث

بو الہوس ہیں انہیں دل دے کے پشیماں ہو گے
غمِ اُلفت دلِ اغیار میں بونا ہے عبث

خونِ آنکھوں سے ٹپکتا ہے تری اے قاتل
آستین دامن و شمشیر کا دھونا ہے عبث

میرے دل لینے میں اس درجہ پس و پیش ہے کیوں
مفت ہاتھ آئے کوئی چیز تو کھونا ہے عبث

ایک قطرہ بھی مؤثر ہو تو بنتا ہے گُہر
بے اثر اشکوں سے دامن کا بھگونا ہے عبث

مل صفا کیشوں سے تا نام ہو تیرا روشن
مل کے کم ظرفوں سے نام اپنا ڈبونا ہے عبث

خونِ بسمل میں تیرے سوزِ تپ فرقت ہے
آب شمشیر سے اب اس کا سمونا ہے عبث

قدر داں ہو کوئی گوہرؔ تو ملے دادِ سخن
ورنہ ان موتیوں کا ہار پرونا ہے عبث

ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر صوفی بشارت الرحمان

مسئلہ تقدیر

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم۔ اے اپنی کتاب مسئلہ تقدیر میں فرماتے ہیں:۔

تقدیر کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے جاری کردہ احکام و قوانین کے مطابق اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ اور حکم اور ظاہر ہے کہ ہم میں سے ہر شخص بعض وجوہات کے پیش نظر اپنے پختہ سے پختہ فیصلے کو بھی بدل دیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ ہم پورے عزم کے ساتھ اپنے فیصلوں کا اعلان کر دیتے ہیں لیکن بعد میں بعض وجوہات کی بناء پر انہیں بدل دیتے ہیں جب ہم ایسا کر سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ کیوں ایسا نہیں کر سکتا۔ جو یہ شان رکھتا ہے کہ "وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جا سکتا۔ جب کہ دوسرے لوگوں سے ان کے کاموں کی جواب طلبی کی جاتی ہے"۔

آیئے مسئلہ تقدیر کے ضمن میں ہم اس واقعہ پر (جو اس سے پہلے صوفی صاحب نے پیش کیا ہے) ذرا مزید تبصرہ کریں پہلے میاں عبدالرحیم خان کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (بتایا گیا) کہ

"ہلاکت مقدر ہے اور تقدیر مبرم ہے"

مگر پھر ہلاکت کے ان اسباب و وجوہات کے مقابل پر ایک اور چیز باذنِ خداوندی آگئی تو خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ بدل دیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے جاری کردہ قوانین ظاہری و باطنی کے تحت صادر ہونے والے فیصلہ کو کہتے ہیں۔ اور یہ فیصلہ بعض حالات پیش آمدہ کے تحت بدل بھی سکتا ہے ہاں بعض خدا تعالیٰ کے فیصلے اور تقدیریں کبھی بھی نہیں بدلا کرتیں۔ انہیں سنت اللہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"(اے مخاطب) تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا اور نہ کبھی تو سنت اللہ کو ٹلتے ہوئے دیکھے گا"۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے بعض فیصلے یا بعض تقدیریں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی دعا یا شفاعت کی بدولت بدل دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کام عجیب در عجیب ہیں کوئی ان کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی شان عجیب ہے وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جا سکتا جب کہ لوگ پوچھے جا سکتے ہیں۔ قرون وسطیٰ میں مسئلہ تقدیر "مسئلہ جبر و قدر) کے نام سے جھگڑے اور نزاع کا باعث بنا رہا ہے کچھ لوگ جبری کہلاتے تھے جن کا عقیدہ یہ تھا کہ انسان تقدیر کے فیصلوں سے مجبور ہے اور ان کا توڑ کر ہی نہیں سکتا۔

اس کے مقابلہ پر دوسرے لوگ قدری کہلاتے تھے۔ یہ لفظ قدری اپنے اندر منفی مفہوم رکھتا ہے یعنی قدری وہ لوگ تھے جن کا عقیدہ تھا کہ "لاقدر" یعنی جبری تقدیر کوئی نہیں۔ انسان محض اپنے کیے کا پھل پاتا ہے۔

اصل حقیقت ان دو انتہائی عقیدوں کے درمیان درمیان ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ہزارہا بلاؤں اور ظاہری اور باطنی طاقت کے سامانوں اور مختلف قسم کے دشمنوں نے انسانوں کو گھیرا ہوا ہے اور بسا اوقات انسان اپنے آپ کو مخالف حالات میں مجبور پاتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دشمنوں اور ہلاکت کے سامانوں سے بچ کر نکل جانے کے راستے بھی پیدا کیے ہیں اور ایک انسان اپنے عزم اور محنت اور سب سے بڑھ کر اپنے قادر مطلق آسمانی آقا کے حضور گڑگڑانے کے ذریعہ سے ان سلامتی کے راستوں پر چل کر دارالسلام تک پہنچ جاتا ہے۔

اس مسئلے کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور طرح بھی حل کر دیا ہے اور وہ اس طرح کہ خدا کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے کہ:۔

"ہم نے یہ عزم کر لیا ہے کہ ہم سب صرف تیری ہی عبادت کریں گے یعنی تیرے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی کوشش کریں گے"۔

مذکورہ اعلان کے ذریعے ایک اور کمزور اور عاجز انسان اپنے اس عظیم عزم کا اظہار تو کر دیتا ہے کہ میں نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا عبد بننا ہے لیکن دراصل یہ مقصد اس قدر بلند اور عظیم ہے کہ اس کا حصول ایک کمزور اور بے کس انسان کی طاقت میں ہرگز نہیں۔ تب وہ کمزور انسان بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ اے خدا ہم سب تیری عبادت کریں گے یعنی تیرے اخلاق کریمہ کو اپنائیں گے مگر یہ امر درحقیقت ہمارے بس میں نہیں۔ پس ہم اس مقصد کے حصول کے لئے تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ اور صرف تجھ سے ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ تیرے علاوہ اور کوئی اس امر میں قدرت نہیں رکھتا"۔

> "احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔"
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

P.O.Box 418
Cables
Ahmadiyya

the TRUTH

LAGOS, FRIDAY, April, 23, 1954.

THE FIRST MUSLIM NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

LAGOS, FRIDAY, April, 23, 1954.

Anti Ahmadiyya Disturbances Enquiry Court Releases Report In Pakistan

The Then Prime Minister Was Afraid To Reject The Demands Because He Leaned To The Side Of The Ulemas

By Our Speciall Coorrespondent

Karachi, Wednesday. The Enquiry Court which had been appointed to investigate the causes of the anti-Ahmadiyya disturbances in the Punjab, Pakistan has released its report today.

The report extends over 387 pages and at the end of it the presiding judge Mr Justice Mohammad Munir and the member Mr. Justice Kiani have given their findings.

This Court, the findings say, is of the opinion that if the question of Anti-Ahmadiyya agitation had been dealt with from the mere point of law and order, one District Magistrate and one Superintendent of Police were quite sufficient to handle the situation. But this agitation was made a stepping stone for the achievement of the political ambitions.

The Provincial Government of the Punjab wanted the Central Government of Pakistan to give their decision about the demands.

Hazrat M. B. Mahmud Ahmad Supreme Head of the Ahmadiyya Community.

the demands of the agitations, it will be recalled, were that the Ahmadis should be declared non-Muslims and Sir Zafrullah Khan should be removed forthwith from his post of Foreign Minister. The then Prime Minister who leaned towards the Ulemas did not like to incur their wrath and therefore hesitated to say anything.

The Court is of the opinion that these demands could be rejected without endangering the peace of the country.

Majlis Ahrar has been named as the origin of the whole trouble. It is they who mooted the idea and who engineered the whole scheme. The Chief Minister of the Punjab also played a great part in flaring up the feelings of the people and encouraging the agitation by his open oft-repeated statements that Ahmadis were not Muslims. The Director of Public Relations is said to have encouraged the newspapers which fanned the flame of agitation by paying them substantial amounts.

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب کی ایک تحریر

اپنا / زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

ان کا / عمر کی ... ساز ہے
بج رہا ہے اور با آواز ہے

خاکسار
[illegible]
(وکالت تعلیم) 31.12.92.

حقیقی راحت اور سچی خوشحالی کا مدار تقویٰ پر ہے

حقیقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے۔ جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

بیس پچیس سال کی بات ہے کہ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب نے ایک نظم مجھے دی اور فرمایا کہ اگر اس میں کوئی سقم ہو تو دور کر دیجئے۔ میں نے یہ نظم ضرور چھاپنی ہے۔ ان دنوں حضرت مولانا صاحب نو واردانِ سخن کی تمام نظمیں الفرقان میں شائع کرنے سے پہلے مجھے مشورہ کے لئے دیتے تھے اور یہ توقع رکھتے تھے کہ اگر کہیں کوئی کسر رہ گئی ہو تو وہ دور کر دی جائے۔

چنانچہ کئی دوستوں کی نظمیں اس طرح میرے پاس آتی تھیں۔ یہ نظم جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے برادرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی تھی۔ خواجہ صاحب دینی جذبہ کے ساتھ شعر کہتے تھے اور خدا کے فضل سے حضرت مولانا صاحب ان کی نظمیں الفرقان میں شائع کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات وہ مجھے یہ بھی فرماتے تھے کہ سیفی صاحب خواجہ صاحب کی نظم تو میں نے شائع کرنی ہی کرنی ہے۔ اس لئے آپ دیکھ لیں کوئی سقم نہ ہو۔

تیسرے چوتھے روز مجھے ریلوے روڈ پر گھر سے دفتر جاتے ہوئے ایک سائیکل سوار نے روکا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو اپنی نظمیں دکھانی چاہتا ہوں۔ یہ دبلا پتلا نوجوان تھا۔ یوں لگتا تھا کہ کسی کالج کا طالب علم ہے۔ میں نے اسے ایک لیکچر سنا دیا۔ زور اس بات پر دیا کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دے۔ شاعری بعد میں دیکھی جائے گی اور میں نے حضرت امام جماعت الثانی کا یہ واقعہ بھی پیش کیا کہ آپ نے اپنی ایک نظم یا ہو سکتا ہے چند ایک نظمیں حالی پانی پتی کو بھیجیں۔ اور حالی نے آپ کو لکھا کہ بیٹا ابھی تو علم حاصل کرنے کا وقت ہے آپ اپنی تعلیم پر توجہ دیں۔ شاعری بعد میں ہوتی رہے گی۔

میری یہ باتیں اور ایسی ہی کئی اور باتیں جن کا اس بات سے تعلق تھا کہ وہ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں سن کر وہ نوجوان چلا گیا۔ میں نے حضرت مولانا سے ذکر کیا فرمانے لگے خواجہ عبدالمومن طالب علم نہیں ہے دوکاندار ہے۔ یہاں اپنے والد محترم کے ساتھ کپڑے کی دکان کرتا ہے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو اس شخص کو ایک طالب علم سمجھ کر یہ ساری باتیں کہی تھیں وہ پتہ نہیں کیا سوچے گا۔ بہرحال خواجہ عبدالمومن کی نظمیں الفرقان میں اس لئے چھپتی رہیں کہ وہ دینی جذبے سے معمور ہو کر لکھتے تھے وہ دن اچھے تھے۔ ایسی ہر نظم چھپ جایا کرتی تھی۔

اب تو ہمیں ہر نظم کے ہر لفظ کو پرکھنا پڑتا ہے کہ چھپ سکتا ہے یا نہیں چھپ سکتا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد خواجہ عبدالمومن صاحب یورپ چلے گئے۔ وہاں سے وہ مجھے اپنی نظمیں اور اپنے قطعات بھیجتے رہے۔ چند ایک قطعات، شائد ایک دو نظمیں بھی میں نے الفضل میں شائع بھی کی ہیں۔ لیکن ان کا دینی جذبہ اکثر نظموں کی اشاعت کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو لفظ وہ استعمال کرتے ہیں جو ترکیبیں وہ اپنے اشعار میں پیش کرتے ہیں وہ اکثر ایسی ہوتی ہیں کہ آج کل ان کی اشاعت پر پابندی ہے۔ البتہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن میں ہر قسم کی چیز شائع ہو سکتی ہے۔

یہ خواجہ صاحب آج بتاریخ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء دفتر میں تشریف لائے۔ علیک سلیک کے بعد جب میں نے انہیں سامنے بٹھا کر باتیں شروع کیں تو کہنے لگے مجھے پہچانا بھی ہے۔ میں نے کہا کہ سو فی صد نہیں ایک سو پانچ فی صدی میں نے آپ کو پہچانا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے میں نے جھٹ سے حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) کا ذکر کیا کہ وہ بعض اوقات احمدیہ مدرسے میں کسی طالب کو ۱۰۰ نمبروں کے پرچے پر ۱۰۵ نمبر دے دیا کرتے تھے اور جب کوئی دوسرا طالب علم اس پر اعتراض کرتا یا شکایت کرتا تو کہتے کہ خوش خطی کے نمبر بھی تو میں نے دیئے ہیں۔ سوالوں کے جواب بھی درست ہیں اور خوش خط ہے۔ اس لئے میں نے سو کی بجائے ایک سو پانچ نمبر دے دیئے ہیں یہ بات سن کر خواجہ صاحب بھی مسکرائے اور ان کے ساتھ آنے والے دوست چوہدری رحمت علی صاحب بھی۔

میں نے کہا کہ خواجہ صاحب میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں مجھے یاد ہے کہ آپ حضرت امام جماعت الثالث کے ساتھ بینی پکڑا کرتے تھے۔ (کلائی پکڑنا جسے بینی پکڑنا کہتے ہیں) اور یہ اعزاز ہر کسی کو تو حاصل نہیں ہوتا۔ آپ کو حضرت امام جماعت الثالث سے انتہائی دلی قرب حاصل تھا۔ آپ ایسے لوگوں کو ہم کسی طرح بھی بھول نہیں سکتے یہ سن کر خواجہ صاحب کہنے لگے کہ جب حضرت امام جماعت الرابع کا انتخاب ہوا تو آپ نے گیموں کے لئے منتظمین کی فہرست صدر انجمن سے مانگی۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جب گیموں کے منتظمین کے نام پیش کئے تو کبڈی کے آگے جگہ خالی تھی۔ کہنے لگے سمجھ نہیں آتی کہ کس کا نام کبڈی کے لئے بطور منتظم لکھا جائے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا خواجہ عبدالمومن لکھو۔ کہنے لگے میں نے دو سال کبڈی کے آل پاکستان ٹورنامنٹ کروائے۔ ایک سال تو حضرت امام جماعت الرابع کی ربوہ میں موجودگی میں اور ایک اور ٹورنامنٹ جو حضرت صاحب کے یہاں سے تشریف لے جانے کے بعد کروایا گیا۔ اسی طرح اور بھی آپ نے کچھ باتیں بتائیں۔

چوہدری رحمت علی صاحب جو ان کے ساتھ آئے تھے یہ وہ دوست ہیں جو ہمارے مقدمات کے آغاز سے لے کر اب تک ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ چنیوٹ ہمارے ساتھ جاتے ہیں یہاں عدالت میں ضمانتوں کے لئے ہماری مدد کرتے ہیں۔ دوڑ بھاگ کر کے دوستوں کو اکٹھا کر کے لاتے ہیں اور پھر آغاز میں جب ہم نے چنیوٹ جانا شروع کیا تو یہ انتظام بھی کرتے تھے کہ دو چار خدام ہمارے ساتھ جائیں۔ کیونکہ اس بات کا خطرہ تھا کہ ہم پر کوئی شخص حملہ نہ کر دے۔ بہرحال انہوں نے ہمارے ساتھ ہمارے مقدمات میں جو معاونت کی ہے وہ کسی طرح بھول نہیں سکتی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ ان کی دکان کے پاس ہی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت ہے اس لئے جب یہ ہمیں دیکھتے ہیں تو دفتر واپسی کے لئے یہ خود آکر کہہ دیتے ہیں کہ آپ ٹانگہ نہ لیں میں اپنی گاڑی پر آپ کو لے جانا اپنے لئے شرف سمجھتا ہوں۔ یہ ان کی طرف سے ہماری عزت افزائی ہے اور ہم تو ان کے لئے ایسی باتوں کے واسطے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولاد در اولاد کو خدمت دین کے جذبے سے معمور رکھے۔

خواجہ صاحب کہنے لگے کہ شاعر وائر تو میں ہوں نہیں لیکن بہرحال چونکہ شعر کہنے کا مجھے شوق ہے اور کسی قدر اس کا ذوق بھی ہے۔ اس لئے جہاں میں آج کل رہتا ہوں (ناروے) وہاں جو دیگر دوست شعر کہتے ہیں وہ اپنی مجالس میں مجھے ضرور مدعو کرتے ہیں اور مجھ سے بھی شعر سنتے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں پر ایک رنگ میں ان کے لئے ایک اچھا خاصا شاعر مانا جاتا ہوں۔

آپ کو ۵۔ جنوری تک پاکستان میں قیام کرنا ہے۔ اسی دوران بعض نجی کاموں کے علاوہ آپ قادیان کے جلسہ سالانہ پر بھی تشریف لے جائیں گے اور میں نے ان سے گذارش کی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ پر جانے سے قبل بھی اور وہاں سے واپس آنے کے بعد بھی مجھے دفتر الفضل میں آکر ضرور ملیں۔ ہم ایک سیشن فوٹوگرافی کا بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست جو پرانے دوست ہیں اور شاعر بھی ہیں اور الفضل کو اپنی نظمیں بھیجتے ہیں اور جہاں رہتے ہیں وہاں بھی شاعری کرتے ہیں اور شاعر مانے جاتے ہیں ان کی تصویریں لے کر یقیناً ہم خوش ہوں گے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ تو کر لیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس وعدے کو ضرور پورا کریں گے۔

اس کالم میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب خواجہ صاحب یورپ چلے گئے تو چوہدری رحمت علی صاحب جو ان کے ساتھ اب دفتر میں تشریف لائے تھے انہیں کبڈی کا منتظم بنا دیا گیا۔ یہ تاریخی باتیں ہیں۔ جسے اس طرح منتظم بنایا جاتا ہے اس کے لئے اس کی فیملی کے لئے اور دیگر دوستوں کیلئے یاد رکھنے والی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائستہ سید .... جدید نفسیات

"فوبیا"

فوبیا ایک خوفناک مرض ہے جو نامحسوس طریقے سے انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اور اس کا ذہن اور جسم خود بخود اس موذی مرض کی موجودگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ ہم انہیں خوف پر قابو پانے کے طریق کار سے آگاہ کرنے لگتے ہیں۔ نیز ایسے مقامات پر جہاں وہ خوف محسوس کرتے ہوں۔ ان کے ہمراہ جاتے ہیں تاکہ ہماری موجودگی سے ان کی ڈھارس بندھی رہے اور وہ بتدریج اس فوبیا سے نجات حاصل کرلیں۔

ڈاکٹر شور سے کئی نشستوں کے بعد ایلین اس کے ہمراہ بند کمرے میں بیٹھنے پر رضامند ہو گئی۔ ایلین کو اطمینان تھا کہ اگر اس نے بے اطمینانی محسوس کی تو ڈاکٹر فوراً دروازہ کھول دے گی۔ اس طریق کار پر کئی دنوں تک مسلسل عمل کیا جاتا رہا۔ ایلین اور اس کی معالج کمرے میں بیٹھ کر دو سہیلیوں کی طرح دنیا جہاں کی باتیں کرتیں۔ اس کے بڑے اچھے نتائج بر آمد ہوئے۔

" اور صرف دو ہفتے بعد ایلین تن تنہا بند کمرے میں رہنے پر رضامند ہو گئی۔ اس نے تمام وقت بڑے اطمینان اور سکون سے گزارا رفتہ رفتہ وہ اپنے فوبیا کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئی۔"

اس نے ان حالات کو جو پہلے اسے خوفزدہ کر دیتے تھے مقابلہ جاری رکھا۔ اور بتدریج اسے ہر قسم کے فوبیا سے نجات مل گئی مکمل صحت یابی میں اسے ایک سال چھ ماہ لگے۔ اب وہ دوسرے انسانوں کی طرح آرام سے زمین دوز ٹرین میں سفر کرتی ہے۔ بسوں ٹیکسیوں سینما گھروں۔ تھیٹروں۔ ریستورانوں اور بند کمروں۔ غرض کسی جگہ اسے کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوتا۔ فوبیا سے نجات حاصل کر کے وہ پھر سے خوش و خرم اور فعال زندگی بسر کر رہی ہے۔

فوبیا کا علاج فوبیا کے علاج میں کون سا طریق کار موثر ثابت ہوتا ہے اور کون سا نہیں اس سلسلہ میں نیویارک کے مینٹ سینائی میڈیکل سکول کے ماہر نفسیات ڈاکٹر ایلین کہتے ہیں۔ "ہر انسان کی شخصیت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے لہٰذا اس کا علاج اس کی انفرادی شخصیت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ نفسیاتی میدان طب سے بے حد مختلف ہے جہاں ایک ہی بیماری کے لئے سب کو ایک ہی دوائی دی جاتی ہے۔ چنانچہ نفسیاتی مریض کی شخصیت عادات و اصول و طریق زندگی۔ ذہنی میلانات اور وجہ مرض مدنظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے۔

جدید ترین تحقیقات کے باعث ماہرین نفسیات نے فوبیا کے علاج میں خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کرلی ہیں اور مختلف طریق ہاء علاج کو مختلف نام دیئے گئے ہیں ایلین کا علاج حساسیت کے خاتمہ کے تحت کیا گیا۔ ایک اور طریق علاج سیلاب کے "نام سے موسوم ہے۔ حساسیت کا خاتمہ قدرے سست علاج ہے اس کے برعکس سیلاب" اپنے نام کے مطابق تیز رفتار علاج ہے اس میں مریض کو فوبیا والی صورت کا تن تنہا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس سے فرار کے لئے اس کے سامنے کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ بالآخر مریض ذہنی و جسمانی دباؤ برداشت کرتے کرتے اس کا عادی ہو جاتا ہے اور یوں فوبیا سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک خاتون بلی کے فوبیا کا علاج کرانے آتی ہے۔ اسے رضامند کیا جاتا ہے کہ وہ بلی کے ساتھ بند کمرے میں کچھ وقت گزارے ابتداء میں تو وہ از حد خوفزدہ رہتی ہے چیختی ہے۔ چلاتی ہے اور بے ہوش بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن چند روز بعد اس کے لاشعور سے بلیوں کا خوف رفع ہو جاتا ہے اور وہ صحت مند ہو جاتی ہے یا پھر برنٹو فوبیا یعنی آسمانی بجلی کے خوف کی مثال لیجئے۔ اس فوبیا کا مریض ایک چھوٹے سے کمرے میں چند گھنٹوں کے لئے تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کمرے میں کوئی کھڑکی یا روشندان نہیں ہوتا۔ اور مصنوعی مائیکروفون کے نظام سے کمرے میں بارش اور بجلی کے کڑکنے کی زوردار آوازیں نشر کی جاتی ہیں۔ زیر علاج مریض کے لئے ابتدائی ایام سوہان روح اور عذاب جان سے کم نہیں ہوتے لیکن رفتہ رفتہ وہ اپنے فوبیا پر قابو پالیتا ہے اور چند ہفتوں بعد اس سے مکمل نجات حاصل کرلیتا ہے۔

ایک اور طریق علاج فوبیا کے علاج میں ایک اور طریقے پر بھی عمل کیا جاتا ہے جسے "تصور کا" کا نام دیا گیا ہے۔ مریض سے کہا جاتا ہے کہ وہ جس چیز سے خوف کھاتا ہے اس کا تصور ذہن میں لائے اور اس کا مقابلہ کرے۔ یہ طریق کار بے حد طویل اور سست رفتار ہے۔ اور صرف اس صورت حال میں برتا جاتا ہے جب مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے عمل کرنا ممکن نہ ہو۔ یا معالج ان کا استعمال مناسب نہ سمجھے مثلاً "ایوبیا فوبیا" یعنی پرواز کے ذریعہ علاج بے حد مہنگا ثابت ہوتا ہے اور بیشتر افراد اس کا بار برداشت نہیں کرسکتے ہیں مریض سے کہا جاتا ہے کہ کار میں بیٹھا ایئرپورٹ کی جانب رواں دواں ہے پھر وہ ایئرپورٹ کی کارروائیوں سے گزر کر جہاز میں بیٹھتا ہے۔ اب طیارہ پرواز کر رہا ہے۔ مریض ہوائی جہاز کی کھڑکی سے باہر جھانک رہا ہے۔ طیارہ بلندیوں میں پہاڑوں پر بادلوں میں پرواز کر رہا ہے دریا۔ کھیت۔ شہر اور گاؤں اس کے نیچے بکھرے ہوئے بچوں کے کھلونے محسوس ہوتے ہیں۔ اس طریق پر بار بار عمل کرنے سے کچھ عرصہ بعد مؤثر نتائج بر آمد ہونے لگتے ہیں۔

اضافی ترکیبیں ڈاکٹر نے بعض اضافی ترکیبیں بھی بتائی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر مریض اپنے بے جا خوف سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

باقاعدہ جسمانی ورزش کرے

آہستہ آہستہ اور گہرے سانس لے جب انسان فوبیا کی کیفیت میں ہوتا ہے اس کے سانس کی رفتار میں بہت تیزی آجاتی ہے جس سے جسم کے کیمیائی عمل میں تبدیلی آتی ہے اور خوف مزید بڑھ جاتا ہے۔

اپنی زندگی پر کنٹرول رکھے اور فوبیا کا باعث بن سکنے والے مسائل حل کرنے کی خلوص نیت سے کوشش کرے۔ مسائل سے آنکھیں چرانے کی عادت چھوڑ دے اور ہمت سے ان کا سامنا کرے۔

سوچ کو مثبت دھارے پر ڈالے جو افراد خود سے کہتے ہیں۔"

"میں دنیا کا ناکام ترین شخص تو نہیں میں اپنے خوف پر قابو پا سکتا ہوں۔"

قنوطی نقطہ نظر چھوڑ کر جوش اور حوصلہ مندی سے زندگی کے مسائل کا حل ڈھونڈے۔

ہیجان اور ایگورا فوبیا ہیجان کے حملے اکثر و بیشتر ۱۳۔ برس کی عمر سے لے کر ۲۵ برس کی عمر تک شروع ہوتے ہیں۔ اس حملہ میں مریض شدت سے کانپنے لگتا ہے اور پسینے میں تربتر ہو جاتا ہے اسے چکر آتے ہیں دل گھبراتا ہے۔ متلی ہوتی ہے اور نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جب یہ حملے کسی خاص وقت۔ صورت حال یا جگہ کے علی الرغم جابجا اور وقت بے وقت ہوتے ہیں۔ تو انسان فوبیا کی بدترین قسم "ایگورا فوبیا" یعنی کھلے مقامات کے خوف کا شکار ہو جاتا ہے اسے خوف رہتا ہے کہ کھلے مقامات پر کوئی اس پر حملہ کر دے گا۔"

چنانچہ وہ خود کو کمرے میں بند کرلیتا ہے اور تارک الدنیا ہو کر رہ جاتا ہے وہ دیگر انسانوں کے ساتھ ملنے سے سخت گھبراتا ہے۔

ابتداء میں ہیجان کے حملوں کو خطرناک نفسیاتی خرابی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب ماہرین کا نقطہ نظر تبدیل ہو گیا ہے انہوں نے جدید تحقیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس کی وجوہات جسمانی بھی ہو سکتی ہیں کیونکہ اس مرض کی روک تھام میں دواؤں کا استعمال ممکن ہے بلڈ پریشر میں اضافہ۔ تھائی رائڈ۔ غدود کی خرابی کا اس مرض سے براہ راست تعلق جوڑا گیا ہے اگر آپ بلاوجہ خوف اور فکر کا شکار رہتے ہیں۔ تو آپ فوبیا کا شکار ہو سکتے ہیں۔

خود سے مندرجہ ذیل سوال پوچھئے۔

کیا میں ایسی چیز یا صورت حال سے خوفزدہ ہوں جو دوسروں کی نظر میں خطرناک یا خوفناک نہیں ہے؟

کیا میں جان بوجھ کر ایسی چیز یا صورت حال کا سامنا کرنے سے مسلسل کترا رہا ہوں کیوں کہ مجھے اس سے خوف محسوس ہوتا ہے۔!

اگر مندرجہ بالا دونوں سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو آپ یا تو فوبیا کے مریض ہیں یا اس کا شکار بننے والے ہیں۔ آپ پر ہیجانی کیفیت طاری ہو جائے تو ماہرین نے اس پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں جن پر عمل کر کے آپ نارمل زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ تمباکو نوشی سے پرہیز کیجئے
۲۔ شک نشہ آور اشیاء اور کیفین میں بے حد کمی کر دیجئے
۳۔ خوب آرام کیجئے
۴۔ لمبے لمبے گہرے سانس لیجئے
۵۔ سو تک گنتی گنئے یا کسی چیز پر اپنی پوری توجہ مرتکز کر دیجئے اس طرح آپ کا ذہن فرضی باتوں سے ہٹ کر حقیقت حال کی طرف مبذول ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۴

کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔

☆ O ☆

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کا سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے 'خدا کے رسولؐ کے لئے 'خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کے مسئلے پر روس میں اختلافات

روس کے وزیر اعظم اس بات پر پردہ ڈالنے کی کوششوں میں ہیں کہ چیچنیا پر مسلح حملے کے نتیجے میں روس کی قیادت میں اور فوج کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ روس کی مسلح فضائی افواج کے ایک اعلیٰ کمانڈر کے استعفے کے بعد فوج کے جن چھ اہم سینئر افسروں کو ریٹائر کیا گیا ہے ان کے بارے میں روسی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ ان کی سبکدوشی کا چیچنیا کے بحران سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

روس کی سیاسی قیادت اور فوجی قیادت کے درمیان چیچنیا کے مسئلے پر جو اختلافات کھل کر سامنے آئے ہیں وہ اب کوئی راز نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود روس کے صدر یلسن چیچنیا پر حملوں کے بارے میں اپنا دباؤ بڑھا رہے ہیں اور دارالحکومت گروزنی پر بمباری میں شدت پیدا کر دی گئی ہے جس سے اب تک کئی افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور بڑی تعداد میں عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔

گذشتہ روز روس کی افواج نے گروزنی پر شدید بمباری کی شہر کی آبادی بڑی تعداد میں شہر چھوڑ کر جا رہی ہے۔ مگر چیچنیا کی افواج بھی سخت مزاحمت کر رہی ہیں۔ چیچنیا کے عوام کی طرف سے روس کے حملے کے خلاف سخت جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

یہ چھوٹی سی مسلمان ریاست جو کاکیشیا کے علاقے میں واقع ہے۔ اس نے تین سال قبل روس سے علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ روس کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ کئی ہمسایہ ممالک کے فوجی چیچنیا کے دفاع میں لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ لڑائی کرائے کے سپاہیوں کے ذریعے لڑی جا رہی ہے۔

☆ ○ ☆

بوسنیا میں جنگ بندی کے بارے میں خدشات

بوسنیا میں امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر کے دورہ کے نتیجہ میں جس جنگ بندی کا اعلان کیا گیا تھا اس کے صرف ایک دن کے بعد امریکہ اور سابق صدر جمی کارٹر کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ بندی محض عارضی ثابت ہو سکتی ہے۔ بلقان کی ریاست بوسنیا کے تین روزہ دورے کے بعد مسٹر جمی کارٹر نے اٹلانٹا کے ہوائی اڈے پر صحافیوں کو بتایا کہ ساری صورت حال بہت جلد ختم بھی ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ کے سابق صدر مسٹر کارٹر کا یہ دورہ بوسنین سربوں کی دعوت پر کیا گیا تھا اور سربوں نے اس جنگ بندی کو فوری طور پر قبول کرنے کا اعلان بھی کیا تھا۔ جس کے بعد مسلمانوں نے بھی اسے قبول کر لیا تھا۔ تاہم انہوں نے سابق امریکی صدر کے طرز عمل اور سربوں کی طرف سے پیش کردہ امن تجاویز کو بھی غیر تسلی بخش قرار دیا تھا۔

امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ابھی اس بات کا قطعی یقین نہیں ہے کہ سرب اپنے ہتھیار رکھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امکان ہے کہ سربوں کے لیڈر مسٹر راڈوواں کراڈزک کی طرف سے مزید اضافی شرائط پیش کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ان وجوہات میں سے ایک ہے جس کے پیش نظر ابھی ہمیں انتظار کرنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا واقعی امن سمجھوتے پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ مسلم بوسنین افواج کوہ اغمان کے علاقے کو خالی کر دیں۔ اس پہاڑی کے ذریعے سراجیوو کو جانے والے واحد زمینی راستے پر کنٹرول حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سربوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ مسلمان اور کروشین افواج کیوپریز اور حال ہی میں واپس لئے گئے علاقے کو بھی خالی کر دیں۔

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے ایک ترجمان نے کہا کہ لگتا ہے کہ سابق امریکی صدر کا یہ دورہ کم ہی فائدہ مند ثابت ہو گا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ دورہ امن کی طرف کوئی پیش قدمی ثابت ہو گا یا نہیں۔ اور حالات وہیں پر واپس چلے جائیں گے جہاں مسٹر کارٹر کے دورے سے پہلے تھے۔

مسٹر کارٹر نے بتایا کہ انہوں نے سربوں کو آٹھ نکات پر راضی کر لیا ہے۔ پہلے ایک ہفتہ کی ایک جنگ بندی ہو گی۔ اس کے بعد دونوں افواج چار ماہ کے لئے جنگ سے علیحدہ ہو جانے کے فوجی ذرائع پر غور کریں گی۔ اس کے بعد سابق یوگوسلاویہ کی تقسیم کے معاملے پر از سر نو بات چیت کی جائے گی۔

سربوں کے لیڈر مسٹر کراڈزک نے کہا ہے کہ پانچ ملکوں کے رابطہ گروپ نے جو سمجھوتہ طے کیا تھا اس پر نظر ثانی کی جائے گی اور جو نقشہ طے کیا گیا ہے اس میں وسیع پیمانے پر ردو بدل کیا جائے گا۔ اور سربوں کے مجوزہ علاقے ۴۹% میں اضافہ کیا جائے گا۔

بوسنیا کے نمائندہ برائے اقوام متحدہ نے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان وسیع اختلافات ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سرب اس نقشے پر دستخط کر دیں جس کے تحت مسلمانوں اور کروشین حکومتوں کو بوسنیا کے رقبے کا ۵۱ فیصد اور سربوں کو ۴۹% حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سرب اس منصوبے کو اصولی طور پر مان لیں گے۔ تب کسی قسم کی بات چیت کی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ کراڈزک سارے نقشے پر نظر ثانی چاہتے ہیں اور ساری بات چیت کو از سر نو ابتداء سے شروع کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر کارٹر نے جس جنگ بندی کے سمجھوتے پر دستخط کرائے ہیں اس کی کاپی پریس کو جاری نہیں کی گئی تاہم معلوم ہوا ہے کہ اسمیں یہ لکھا ہے کہ سرب فوجیں انسانی امداد کے قافلوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گی اور بوسنین سرب کوہ اغمان کا علاقہ خالی کر دیں گے۔ یہ معاہدہ مسٹر کارٹر نے تحریر کیا ہے اور خود اس پر دونوں اطراف سے بطور گواہ دستخط کئے۔

☆ ○ ☆

شام اسرائیل بات چیت واشنگٹن میں ہوگی

عرصہ دس ماہ پیشتر جو بات چیت شام اور اسرائیل کے درمیان معطل ہو گئی تھی۔ وہ اب واشنگٹن میں دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔

اس بات چیت کی جو نئی بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ دونوں ممالک کے فوجی ماہرین بات چیت میں حصہ لینے کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ یہ بات چیت دونوں ممالک کے سفیروں کی سطح پر ہو رہی ہے۔

دونوں ممالک کے فوجیوں کا بات چیت میں شامل ہونا یہ بتاتا ہے کہ اصل مسئلہ یعنی گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء پر ٹھوس بات چیت ہو گی۔ اور یہ پہلو بات چیت میں معمولی سی پیش رفت کی نشاندھی کرتا ہے۔ یہ بھی امکان ہے کہ بعد ازاں اسرائیلی فوج کے سربراہ بھی بات چیت میں شامل ہو جائیں گے۔

پریس رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ مسجد الخلیل میں فلسطینیوں کے قتل عام کے بعد بات چیت کا سلسلہ معطل ہو گیا تھا لیکن پس پردہ کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ جس کے نتیجے میں یہ تعطل ٹوٹا ہے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دو ہفتہ قبل واشنگٹن میں شام اور اسرائیل کے سفیروں اور فوجی ماہرین کے درمیان خفیہ بات چیت ہوئی ہے۔

اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے شام سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ یا تو اس بات چیت کا درجہ بلند کرے اور یا خفیہ ملاقاتوں میں اضافہ کرے تاکہ بات کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔

اسرائیلی صدر نے یہ پیشکش بھی کی تھی اگر بات چیت کو آگے بڑھانے کے لئے ضروری ہو تو وہ دمشق جانے اور صدر حافظ الاسد سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اب تک اس بات چیت میں صدر حافظ الاسد کا رویہ سخت اور بے لچک رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پہلے اسرائیل گولان کی پہاڑیوں سے اپنے فوجی واپس بلانے کا قطعی اعلان کرے اس کے بعد وہ سمجھوتے کی بات کریں گے۔ اور یہ اعلان اس پر مبنی ہو کہ فوجیں ایک دو سال میں نکال لی جائیں گی۔ جبکہ اسرائیل اس عمل کو زیادہ عرصے پر پھیلانا چاہتا ہے۔

☆ ○○○ ☆

"کفالت یکصد یتامیٰ"

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم لامانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔ (سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں، ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور اقبال سیفی

ایڈز—؟

AIDS—A breach in the human immune system

It is necessary for an organism to maintain its physical integrity from the time of conception to death in the face of a threatening environment. Bacteria, viruses and many other microbes are always ready to invade our body and to maintain a good health we must fight off millions of them in our daily life.

The killer disease AIDS stands for 'acquired immunodeficiency syndrome' and is caused by human immunodeficiency virus (HIV).

A complex sequence of events follows the entry of an AIDS virus. The virus attacks the cells, becomes active and multiplies and collapses the immune system. The cells that play an important role in eliminating the virus and defending the body become ineffective and the defence breaks down.

As far as the AIDS virus is concerned, it has the ability to form different strains. Therefore, even when recognised by thorho 'y, there is little information about the type of weapon that will work against it. It keeps on changing its location and shape. Thus has the ability to keep itself hidden in the cells for months or even years. In this way it is deceiving the scientists.

The immune system of humans is extraordinarily complex. How interesting is it that with the passage of time micro-organisms have also been evolving new ways to overcome our defence. The 'biological arms race' with these pathogens has done a lot to shape our immune system and it shows that evolution has taken place.

For the interest of readers I must mention an example of a boy who lived for twelve years without an effective immune system. He was suffering from severe combined immunodeficiency (SCID) and was hoped to be cured by bone marrow transplantation from a relative. Bone marrow is the source of all cells that make up the immune system. To avoid a contact with threatening environment full of microbes the boy was kept in a microbe-free world in a plastic bubble soon after his birth. This shows that our body is real source of food to most micro-organisms and the importance of the immune system we need against these micro-organisms.

A healthy body has to fight off many bacterial and viral attacks. Therefore, care must be taken of the immune system. The community must be made aware of the importance of their health. They can be prevented from this killer disease AIDS by providing them effective health education.

انور اقبال سیفی "دی ٹین ایج" کے اکتوبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں لکھتے ہیں:-

کسی نظام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنی پیدائش سے لے کر اپنے خاتمہ تک اپنے خلاف موجود ماحولیاتی خطرات کے باوجود اپنی جسمانی سالمیت قائم رکھے۔ بیکٹیریا' وائرس' اور دیگر کئی قسم کے جرثومے ہمارے جسم میں داخل ہونے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اور اچھی صحت کو بحال رکھنے کے لئے ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان کی لاکھوں کی تعداد سے جنگ لڑنی پڑتی ہے تاکہ وہ ہمارے جسم میں داخل نہ ہو سکیں۔ ایڈز کی مہلک بیماری کا پورا نام Acquired Immunodeficiency Syndrome ہے اور یہ بیماری انسانی Immunodeficiency Virus سے لاحق ہوتی ہے۔

جب کسی انسان کے سسٹم میں ایڈز کا وائرس داخل ہو جاتا ہے تو واقعات کا ایک پیچیدہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وائرس شروع میں بعض خلیوں پر حملہ آور ہوتا ہے پھر ان میں اپنی تعداد کو بڑھاتا ہے اور آخر کار جسم کے اندرونی دفاع کے سسٹم کو تباہ کر دیتا ہے۔ وہ خلئے جو جسم کے دفاع پر مامور ہوتے ہیں اور جن کی کوششوں سے یہ وائرس جسم سے باہر نکالا جا سکتا ہے وہ اس وائرس کی وجہ سے غیر مؤثر ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے جسم کا دفاع کا نظام ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ جہاں تک ایڈز کے وائرس کا تعلق ہے تو یہ اس قابل ہوتا ہے کہ مختلف انداز اور اسلوب اختیار کر لے اس لئے جب اور اگر جسم کو معلوم بھی ہو جائے کہ اس کا حملہ ہو چکا ہے اور جسم اس کی نشان دہی بھی کر لے۔ پھر بھی جسم کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کس قسم کا ہتھیار اس کے خلاف کام کر سکتا ہے۔ یہ مسلسل اپنی شکل اور جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے اس طرح سے اس میں یہ قابلیت پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خلیوں میں مہینوں بلکہ سالوں تک چھپائے رکھے۔ اور اسی لئے ابھی تک یہ سائنس دانوں کو بھی دھوکہ دے رہا ہے۔

انسانوں کا دفاع کا نظام بھی بہت زیادہ پیچیدہ واقع ہوا ہے۔ یہ کتنی دلچسپ بات ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ مائکروآرگنزم ازم بھی ہمارے دفاع کے نظام پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے نئے سے نئے طریقے نکالتے رہتے ہیں ان پیتھوجنز Pathogens کے خلاف اس حیاتیاتی اسلحہ کی دوڑ نے ہمارے جسمانی دفاع کے نظام کو بھی ترتیب دینے میں بڑا کام کیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ یہاں بھی ارتقاء کا عمل وقوع پذیر ہوا ہے۔

اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے میں ایک ایسے لڑکے کی مثال بتانا چاہتا ہوں جو بارہ سال تک ایک موثر جسمانی دفاعی نظام کے بغیر زندہ رہا۔ وہ شدید قسم کی Combined Immunodeficiency کی بیماری سے بیمار تھا۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ایک رشتہ دار کے ہڈی کا گودا (بون میرو) کے انتقال سے صحت یاب ہو جائے گا۔ ہڈی کا گودا (بون میرو) ان تمام خلیوں کا اصل منبع ہوتا ہے جن سے جسم کا دفاعی نظام تکمیل پاتا ہے۔ اس بچے کی پیدائش کے فوراً بعد ہی اس کو ایک ایسے پلاسٹک کے ٹینٹ میں رکھا گیا جو کہ ایسے تمام جرثوموں سے پاک تھا تاکہ باہر کے ماحول میں پائے جانے والے جرثوموں سے اسے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا جسم ہی اکثر جرثوموں کے لئے خوراک کا ایک حقیقی ذریعہ ہوتا ہے۔ اور اس سے جسم کے دفاعی نظام کی اہمیت کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جس کی ہمیں ان مائکرو آرگنزم کے خلاف ضرورت ہوتی ہے۔

ایک صحت مند اور تندرست جسم کو بے شمار بیکٹیریا اور وائرس کے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے جسم کے دفاعی نظام کا خاص دھیان رکھے۔ اس سلسلے میں معاشرے کو صحت کی اہمیت کے متعلق پوری طرح سے باخبر رکھا جانا چاہئے لوگوں کو صحت سے متعلق موثر آگاہی بہم پہنچا کر مہلک ایڈز کی بیماری سے بچایا جا سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

(دعوت الی اللہ) میں غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں ان کو خندہ پیشانی کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے۔ ہمیشہ سے یہی تجربہ ہے کہ زیادہ عاقل اور تعلیم یافتہ (مربی) سے خندہ پیشانی کا طریق اختیار کرنے والا (مربی) ہمیشہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے جس کی باتیں نپی تلی ہوں اس کے بول دلوں میں اترتے ہیں اور لوگوں کے بس میں نہیں رہتا اس کا انکار۔ اس کی ذات میں جو ایک جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے اس سے پھر دراصل ان کی توجہ اس کی ذات سے ہٹ کر ان کے پیغام کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ پس خندہ پیشانی کو معمولی نیکی نہ سمجھو یہ مضمون بہت گہرا ہے اور اس میں ڈوب کر اس پر غور کریں تو آپ کو خصوصیت سے تربیت اور (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا اور کارآمد اور مجرب نسخہ ہاتھ آجائے گا۔

(از خطبہ ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم طاہر احمد صاحب ایم ایس سی ابن محمد شفیع سلیم پوری صاحب صدر جماعت احمدیہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح ۲۳- دسمبر ۱۹۹۴ء بعد نماز مغرب مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں عزیزہ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ ایم اے بی ایڈ بنت مکرم محمد شفیق صاحب (آف الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ربوہ) کے ہمراہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و رحمت بناوے۔

○ مکرم محمود الحق صاحب ابن بشیر الحق صاحب (وفات یافتہ) آف لاہور چھاؤنی کے نکاح کا اعلان عزیزہ مکرمہ انیلہ افضل صاحبہ بنت مکرم محمد افضل خان صاحب آف لندن سے محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے دارالذکر میں مورخہ ۱۶- دسمبر ۹۴ء کو بعوض تین ہزار سٹرلنگ پونڈ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

جمعرات ۲۹- دسمبر ۱۹۹۴ء

☆ 6-15
○ تلاوت
☆ 6-30
○ ملاقات- ترجمہ قرآن کلاس
☆ 7-30
○ تاریخ کا ایک ورق-
از مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب
☆ 8-00
○ وقف نو پروگرام
☆ 8-50
○ کل کے پروگرام

ڈش اینٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ /5500
اب صرف 8 فٹ /7000
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 21274

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 28 دسمبر-1994ء
رات بھر وقفہ وقفہ سے بارش ہوئی۔
سردی بڑھ گئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن چار سال صبر کرے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری سوچ آمرانہ ہے تو پھر بھی ان کو چار سال برداشت کرنا ہوگا۔ الیکشن آئینی ضرورت اور عوام کی خواہش کے مطابق وقت پر ہی کرائیں گے۔ مدت پوری کرنے کا ہمیں حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا ملک میں جمہوریت ہے۔ مارشل لاء نہیں جب انتخابات کو مثبت نتائج سے مشروط کر دیا جاتا تھا۔ اگر ہم حکومت کرنے میں ناکام ہو گئے تو عوام خود بخود ہمیں ہٹا دیں گے۔ اور ہم عوام کا ہر فیصلہ قبول کریں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف نے حکومت سے پھر کہا ہے کہ اگر حکومت ملک بچانا چاہتی ہے تو ہمارے آئینی و سیاسی پیکیج پر مذاکرات کرے۔ ہم مارشل لاء کے حامی نہیں صرف حکمرانوں سے نجات چاہتے ہیں۔ حالات کو پوائنٹ آف نو ریٹرن" کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ایم۔ کیو۔ ایم کو اعتماد میں نہیں لیا جائے گا۔ اور اس سے براہ راست بات چیت نہیں کی جائے گی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے انہیں پوری امید ہے کہ کراچی کے حالت جلد بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایم۔ کیو۔ ایم سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ مذاکرات کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ جلد کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کراچی میں امن قائم کرنا حکومت کے ساتھ ساتھ تمام سیاسی جماعتوں اور محب وطن شہریوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ اور انہیں اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تعاون کرنا چاہئے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے ورلڈ اوپن سکوائش ۹۴ء چھٹی مرتبہ جیتنے اور جہانگیر خان کا ریکارڈ برابر کرنے پر جان شیر خاں کو دو لاکھ روپے نقد انعام دیا۔

○ قانون۔ انصاف اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر پروفیسر این ڈی خان نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے ساتھ آئینی پیکیج پر مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ لیکن حزب اختلاف کو چاہئے کہ سیاسی اختلاف کو نظر انداز کرتے ہوئے قومی اہمیت کے معاملات پر حکومت کا ساتھ دے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قانون کی حکمرانی پر یقین رکھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے عدالتوں پر کوئی دباؤ نہیں۔ الزامات بے بنیاد ہیں۔

○ ایم۔ کیو۔ ایم کے قائد الطاف حسین نے ریڈیو آسٹریلیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو لگام دئے بغیر مذاکرات کا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہتھیار اٹھا کر بدلہ لینے کا درس نہیں دیتے۔ ایم۔ کیو۔ ایم پرامن جماعت ہے۔ عوام کہیں تو میں وطن واپسی کے لئے تیار ہوں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے ایم۔ کیو۔ ایم کو مذاکرات کا دعوت نامہ مل گیا ہے۔ اور ایم۔ کیو۔ ایم وزیراعظم سے ملاقات کرے گی۔

○ حکومت نے بھارتی سفارت کاروں سے رابطے رکھنے والے پاکستانی ایجنٹوں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیکورٹی کے اداروں نے ایسے لوگوں کی فہرست تیار کر لی ہے اور مشتبہ افراد کی نگرانی سخت کر دی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں میں بعض دانشور اور سیاسی شخصیات بھی شامل ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری اور وزیر خوراک کے درمیان آٹا چینی اور گھی سے متعلقہ معاملات پر صلاح مشورہ کیا گیا۔ ان چیزوں کے علاوہ دیگر روز مرہ استعمال کی اشیاء کا جائزہ بھی لیا گیا۔ صدر مملکت نے وعدہ کیا کہ اشیائے صرف کی مصنوعی قلت پیدا کرنے کی سازش ناکام بنا دی جائے گی۔

○ حکومت پنجاب نے آٹے کی نقل و حرکت پر پابندی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا ہے کہ مارکیٹوں میں آٹا وافر دستیاب ہے۔ ۷۵ فیصد فلور ملیں کام کر رہی ہیں۔ حکومتی اقدامات کی وجہ سے آٹے کے مقررہ نرخوں میں اضافہ نہیں ہوا۔ جبکہ فلور ملز مالکان نے کہا ہے کہ مطالبات منوائے بغیر ہڑتال ختم نہیں کریں گے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی پروگرام کو کیپ کریں گے نہ معائنہ کی اجازت دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایف سولہ ملنے کی امید نہیں۔ گوادر کی بندرگاہ کے بارے میں شائع ہونے والی خبریں درست نہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے جسٹس راجہ عبدالعزیز بھٹی نے کہا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں اور ہمیں اللہ کو جان دینی ہے۔ ججوں پر کوئی دباؤ نہیں۔ انہوں نے یہ ریمارکس سینیٹر شجاعت حسین کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران دیئے۔ عدالت نے چوہدری شجاعت کی درخواست ضمانت پر فیصلہ محفوظ کر لیا۔

○ پاکستان میں روسی سفارت خانے کے ترجمان نے کہا ہے کہ روس کی طرف سے پاکستان کو دفاعی ساز و سامان کی فراہمی کی پیش کش کی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان بے نظیر کے دورہ روس کے دوران دفاع سمیت تمام شعبوں میں تعاون کے معاہدے پر دستخط ہوں گے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔

زود جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد

معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524-فیکس-534

نئے سال کا تحفہ
کپڑوں کی حیرت انگیز سیل
ناصر فائن کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار (منڈی)، ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نندو پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
• عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گول بازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون: دوکان ۲۱۱۵۸۴، گھر ۴۰۸

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379